

عبدالستار غوری: ایک صاحب تحقیق شخصیت

وہ شخصیت دار امتحان سے رخصت ہوگئی جو یَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً^۱ کی مصداق تھی۔ جناب محترم عبدالستار غوری صاحب نے حقیقت میں پرسکون اور بغیر کوئی بوجھ لیے مطمئن دل کے ساتھ اپنے پروردگار اور خالق حقیقی سے ملاقات کی۔ ان کے وجہ اور مقصد چہرے کو دیکھ کر کوئی شخص بھی یہ طمینان و سکون دیکھ سکتا تھا۔ نہ صرف ان کی ظاہری شخصیت ہی اس بات کی شاہد تھی، بلکہ عملی طور پر انھوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت کے لیے جو کام کیا، اس سے بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ روز آخرت میں ان کے لیے باعث طمینان و راحت ہوگا۔

عبدالستار غوری صاحب کے ساتھ علمی و ذاتی نوعیت کی نشست و برخاست تو ہوتی رہتی تھی، مگر ان کے ساتھ ایک کتاب ”Hagar, The Princess“ کے عربی ترجمے ”ہاجر — الأميرة“ پر کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ اس حوالے سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ استاذ اور شاگرد کا بھی تعلق قائم ہو گیا تھا۔ دراصل بائبل کے مطالعہ و تحقیق کا شوق انھی کے ساتھ وابستگی کے بعد پیدا ہوا۔ ارادہ تو یہی تھا کہ بائبل کے مطالعہ و تحقیق کے سلسلے میں ان کے ساتھ طویل المدتی وابستگی رکھوں گا، مگر یہ تمنا، افسوس کہ نہیں برآئی، اس لیے کہ بِيَضْحَكِ الْأَجَلِ مِنَ الْأَمَلِ، اور ایک اہل حقیقت حد فاصل بن گئی، جس سے کسی بھی ذی روح کو فرار نہیں۔ یہ ان کی اعلیٰ ظرفی اور نظر عنایت تھی کہ میری درخواست پر انھوں نے مجھے اپنے کام کے ساتھ وابستہ کیا۔ بقول اقبالؒ رحمہ اللہ:

۱۔ الفجر ۸۹: ۲۷-۲۸۔ ”اے نفس مطمئن، اپنے پروردگار کی طرف اس حال میں لوٹ کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی۔“

۲۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۲۲۸۔ ”موت تمنا کے ساتھ ہنسی کرتی ہے۔“

۳۔ کلیات اقبال (اردو)، ارمغان حجاز، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۴-۷۱۔

اخلاص عمل مانگ نیاگان کہن سے

’شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را‘

عبدالستار غوری صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے اور ان سے استفادے کا موقع ملا۔

ان کو میں نے دیکھا ہے: لائبریری میں تحقیق وادراک میں منہمک ہوتے ہوئے؛ عبارات کو ان کے اصل مآخذ سے کھگالتے ہوئے؛ عبارات کے لفظ لفظ پر ڈیرے ڈالتے ہوئے؛ معانی و استدالات کے علاوہ الفاظ کی تحقیق کے لیے لغات سے رجوع کرتے ہوئے؛ تراجم (اوقاف) کی اہمیت کے پیش نظر اصول و قواعد تلاش کرتے ہوئے؛ تعصب سے بالاتر ہو کر نتائج و حاصلات مرتب کرتے ہوئے؛ الطینان قلب کے لیے مجھ جیسے کوتاہ علم سے بھی مشورہ لیتے ہوئے؛ بلا تفریق دیگر احباب کے ساتھ مجلس درس و طعام کرتے ہوئے؛ تواضع، عجز اور خشوع و تذلل کے ساتھ اپنے پروردگار کے ساتھ لو لگاتے ہوئے؛ دوسروں کے مسائل و احتیاجات کو اپنا گردانتے ہوئے، ان کے لیے پریشان ہوتے ہوئے اور بذات خود ان تک پہنچتے ہوئے؛ دوسروں کے ساتھ ہمیشہ خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے ہوئے؛ دل نواز آواز میں احباب کو نواہتے ہوئے؛ اکثر میری بیٹی ابیہا کی خیریت دریافت کرتے اور اس کے لیے دعا کرتے ہوئے؛ اپنی حس مزاج کے ساتھ مسکراہٹ کے پھول بکھیرتے ہوئے؛ ’خیر الکلام ما قل و دل‘ کی عملی تصویر پیش کرتے ہوئے۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ایک صاحب علم و تحقیق شخصیت تھے۔ علم و تحقیق کے میدان میں آزاد، غیر جانب دار اور تعصب سے بالاتر ماحول کی بہت اہمیت ہوتی ہے، ’المورد‘ کے سربراہ جناب جاوید احمد غامدی صاحب اور سیکرٹری جنرل جناب ڈاکٹر شہزاد سلیم صاحب اپنے اسکارلز کو یہی ماحول فراہم کرتے ہیں۔ محترم عبدالستار غوری صاحب نے کم و بیش ۱۸ سال اسی ماحول میں رہ کر اپنی تحقیقات پیش کیں۔

محترم عبدالستار غوری کس پایہ کے محقق تھے؟ یہ ان کی تحقیقات سے بہ احسن طریق واضح ہوتا ہے کہ وہ بائبل کے مطالعہ و تحقیق کے حوالے سے ’الرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ‘ کے مرتبے کے اسکارلز میں سے تھے۔ بائبل کے مطالعہ و تحقیق کے حوالے سے ان کو وہ ملکہ حاصل تھا جو شاید کم ہی علما کو نصیب ہوا ہو۔ ان کے جوہر تحقیق اگر ملاحظہ کرنے ہوں تو ان کی شاہکار کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ان کی کتب کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

۴ الحاوی الکبیر فی فقہ مذہب الامام الشافعی، ماوردی ۱۱/۱۔ ”بہترین کلام وہ ہے جو تھوڑا ہو، مگر زیادہ معانی والا ہو۔“

۵ ال عمران ۳: ۷۔ ”وہ جنہیں علم میں رسوخ حاصل ہے۔“

The Only Son Offered for Sacrifice: Isaac or Ismael -۱

اس کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۲ء میں منصہ شہود پر آیا۔ دوسرا اور نظر ثانی شدہ ایڈیشن ۲۰۰۷ء میں ”المورد: ادارہ علم و تحقیق، لاہور“ نے شائع کیا۔ ۳۱۳ صفحات کی یہ کتاب ۱۱ ابواب اور ۵ ضمیمہ جات پر مشتمل ہے۔ اسے نیو دہلی انڈیا کے ایک ممتاز پبلشر ”Gyan Publishing House“ نے بھی ۲۰۱۰ء میں طبع کیا ہے۔ اس کتاب کا انھوں نے اردو ایڈیشن بھی ”اکلوتا فرزند نبی اسحق یا اسماعیل“ کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس کو ”من هو الابن الوحيد الذییح؟ إسحاق أو إسماعیل“ کے نام سے عربی زبان میں شائع کرنے کا ارادہ تھا، جبکہ وہ اس کا عربی ترجمہ جناب پروفیسر خورشید عالم صاحب سے مکمل کروا چکے تھے، مگر اجل نے انھیں اس کا موقع نہ دیا۔ یہ کتاب ملکی اور غیر ملکی طور پر مقبولیت خاص و عام حاصل کر چکی ہے، اس بات کا اندازہ شائع شدہ انگریزی ایڈیشن کے بیک ٹائٹل اور اردو ایڈیشن کے ابتدائی صفحات میں سے صفحہ ۲۱ پر موجود ذیل کے اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

“A very strange book by this Pakistani researcher who deploys an absolutely astonishing scholarship as well as an inquisitive spirit which is remarkably ingenious to prove that ‘the only son’ whom Abraham was to sacrifice on Mount Moriah was not Isaac (the Judeo-Christian tradition), but rather Ismael(...), he finally shows with firmness that the Muslim interpretation is the only objective one.”

”اس پاکستانی محقق کی یہ ایک بہت عمدہ کتاب ہے۔ اُس نے اس کی تالیف میں انتہائی حیرت انگیز علم و دانش اور تحقیقی جذبے سے کام لیا ہے۔ اُس نے بڑے سلیقے اور نمایاں طور پر تخلیقی مہارت سے کام لیتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اکلوتا بیٹا، جسے ابراہیم [علیہ السلام] کو موریاہ پر قربانی کے لیے پیش کرنا چاہتے تھے، اسحاق [علیہ السلام] نہ تھا (جیسا کہ یہودی اور مسیحی روایت ہے)، بلکہ اسماعیل [علیہ السلام] تھا (جیسا کہ مسلم تاویل کرتے ہیں)۔ (...), مصنف بالآخر نہایت مضبوط بنیادوں پر یہ واضح کر دیتا ہے کہ صرف مسلم تعبیر ہی معروضی تعبیر ہے۔“

۲۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بائبل کی چند پیشین گوئیاں:

اس کتاب کی طبع اول مارچ ۲۰۱۰ء میں ہوئی۔ یہ کتاب ۱۵۱ صفحات اور ۶ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کی طباعت بھی ”المورد: ادارہ علم و تحقیق، لاہور“ نے کی ہے۔ جیسا کہ غوری صاحب نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ اس کتاب کا باب دوم اور باب چہارم ان کی انگریزی کتاب ”Muhammad Foretold in The Bible by Name“ سے لے کر اردو میں ترجمہ کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مقصد طباعت کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

۶۔ بلیوگرانی ناویلے ریویو تھیولوجی، برسلز، بلجیم، صفحہ ۳۶۶، شمارہ ۱۴، مارچ ۲۰۰۷ء۔

”کتاب کا مقصد ایک تو یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر شعوری ایمان مضبوط ہو اور آپ کی نبوت کی ایک محکم دلیل سے آشنائی ہو۔ دوسرا مقصد یہ کہ تحقیق کے طلبہ میں بائبل پر تحقیق و مطالعہ کا ذوق پروان چڑھے۔ اب تک ہمارے علمائے اس کی طرف بہت کم اعتنا فرمایا ہے، حالانکہ یہ ہر دور کے مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت رہی ہے۔ ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبہ میں اسے اپنا موضوع تحقیق بنانے اور اس پر دل جمعی سے کام کرنے کا میلان فروغ پائے۔ اس کا تیسرا مقصد یہ ہے کہ ارباب علم و تحقیق کو ایسے موضوعات پر کام کرنے کے لیے ایک نمونہ اور اسلوب مہیا کر دیا جائے۔ یقین ہے کہ اس کے مطالعے سے طلبہ کے لیے علم و تحقیق کا اب تک فراموش کردہ لیکن نہایت اہم میدان کھلے گا اور اس میدان میں کام کرنے کا جذبہ بیدار ہوگا، ان شاء اللہ“

اس کتاب کی جملہ پیشین گوئیوں کے ساتھ ساتھ ایک اہم وہ پیشین گوئی ہے جو انھوں نے ”صعود موسیٰ“ (Assumption of Moses) نامی کتاب سے باب چہارم میں بیان کی ہے۔ بقول جناب غوری صاحب آج تک کسی مسلم عالم نے اس کو موضوع تحقیق نہیں بنایا ہے۔ وہ پیشین گوئی درج ذیل ہے:

“And then His kingdom shall appear throughout His creatoin,

(...)

And He will appear to punish the Gentiles,

And He will destroy all their idols.

(...).

And do thou, Joshua (the son of) Nun, keep these words and this book;

For from my death [assumption] until His advent there shall be CCL times.

And this is the course of the times which they shall pursue till they are consummated.

And I shall go to sleep with my fathers.

Wherefore, Joshua thou (son of) Nun, (be strong and) be of good courage; (for) God hath (thee) to be minister in the same covenant.

”اور تب اس کی بادشاہت اس کی تمام مخلوق میں رونما ہوگی۔

(...)

اور وہ غیر یہودی اقوام کو سزا دینے کے لیے ظاہر ہوگا۔

اور وہ ان کے تمام بت تباہ کر دے گا۔

(...)

محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بائبل کی چند پیشین گوئیاں، ابتدائی صفحات، ۱۲۔

اورنون (کے بیٹے) یوشع، تم یہ کرو کہ ان الفاظ اور اس کتاب پر قائم اور ان سے وابستہ رہو۔ کیونکہ میری موت (صعود) سے لے کر اس کی آمد تک سی سی ایل ٹائمز (CCL times) کا عرصہ ہوگا۔
اور ان کے اوقات و حالات یہی رخ اختیار کریں گے، حتیٰ کہ وہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں (یا وہ ختم ہو جائیں) اور میں اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ابدی نیند سونے چلا جاؤں گا۔
اس لیے اے نون (کے بیٹے) یوشع، تم (مضبوط ہو جاؤ اور) خوب حوصلہ پیدا کرو، (کیونکہ) خداوند تعالیٰ نے (تمہیں) اسی میثاق میں خادم و منتظم ہونے کے لیے جن لیا ہے۔“

۳- Muhammad Foretold in The Bible by Name

اس کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا۔ ۳۸۸ صفحات کی یہ کتاب ۱۱۵ ابواب اور ۴۷ ضمیمہ جات پر مشتمل ہے۔ اسے بھی ”المورد: ادارہ علم و تحقیق، لاہور“ نے شائع کیا ہے۔ غوری صاحب اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی مکمل کر چکے تھے، مگر اس کی طباعت کے لیے زندگی نے انہیں مہلت نہ دی۔
ان کتب کی تحریر، تحقیق و تدوین اور ترجمے میں ان کے بیٹے جناب ڈاکٹر احسان الرحمن غوری صاحب بھی ان کے شانہ بہ شانہ رہے۔ بائبل کے حوالے سے تحقیق و مطالعہ کا وہی رنگ ان میں بھی خوب پایا جاتا ہے۔
جناب عبدالستار غوری صاحب کی تصانیف کے انداز تحقیق اور اسلوب تحریر میں بنیادی طور پر درج ذیل پہلو نمایاں نظر آتے ہیں:

- ۱۔ اپنے دعویٰ کی تائید اور استدلال کے لیے وہ بالعموم اہل کتاب کے مستند حوالہ جات پیش کرتے ہیں اور ان کی استنادی حیثیت کو بھی واضح کرتے ہیں۔
- ۲۔ اسلامی مآخذ و مراجع سے اسی وقت رجوع کرتے ہیں، جب اپنے موقف کی وضاحت یا اہل کتاب کے حوالہ جات کی تائید مزید مطلوب ہو۔
- ۳۔ انھوں نے تالیف کے لیے شکاگو مینوئل (Chicago Manual of Style) کو پیش نظر رکھا ہے، تاہم قارئین کی سہولت کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔

۴۔ تراجم (اوقاف)، اردو املا اور جملوں کی درست تالیف کا بالخصوص اہتمام کیا ہے۔

۵۔ ایک خاص مسئلہ جس کی طرف انھوں نے توجہ دلائی ہے، وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ انگریزی میں جو ’PBUH‘ (peace be upon him) لکھا جاتا ہے، وہ ’صلی اللہ علیہ وسلم‘ کا درست ترجمہ

۸ محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بائبل کی چند پیشین گوئیاں ۹۵۔

نہیں ہے، بلکہ درست ترجمہ 'pbAh' (peace and blessings of Allah upon him) ہے۔ اس کی وضاحت میں وہ لکھتے ہیں:

“(PBUH) is generally used with the names of the Prophets but it is not the exact translation of ‘صلی اللہ علیہ وسلم’. The editor has used (pbAh) as the abbreviation for ‘peace and blessings of Allah on him’, which is the exact rendering for the Arabic phrase.”^۹

”انبیاء کے ناموں کے ساتھ عموماً 'PBUH' استعمال کیا جاتا ہے، مگر یہ 'صلی اللہ علیہ وسلم' کا صحیح ترجمہ نہیں ہے۔

ایڈیٹر نے 'peace and blessings of Allah on him' کے لیے 'pbAh'، مخفف کے طور پر استعمال

کیا ہے جو کہ عربی جملے کا درست ترجمہ ہے۔“

ان کتب کے علاوہ انھوں نے بعض کتب پر تحقیق و تدوین کا کام بھی کیا ہے۔ ان کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

۱۔ Hagar, The Princess

اس کی طبع اول ۲۰۱۲ء کو ہوئی اور اسے ”Interfaith Study and Research Centre Islamabad“ نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷۳ صفحات، ۱۲۷ ابواب اور ۲۲ مسمیہ جات پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف جناب محمد اشرف چھینا صاحب ہیں۔ جناب نوری صاحب نے اس کا ’ہناجر — الأمیرة‘ کے نام سے عربی میں ترجمہ کرایا ہے، جسے جناب پروفیسر خورشید عالم صاحب نے انجام دیا ہے۔ ابھی تک اس کی طباعت بوجہ نہیں ہو سکی ہے۔ غوری صاحب کی رہنمائی میں اس کے عربی ترجمے پر مجھے بھی کام کرنے کا موقع ملا۔

۲۔ Israelites versus other Nations

اس کی طبع اول ۲۰۱۲ء کو ہوئی اور اسے بھی، ”Interfaith Study and Research Centre, Islamabad“ نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ۳۱۸ صفحات اور ۱۱۳ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف بھی جناب محمد اشرف چھینا صاحب ہیں۔

۳۔ The Glorious Names of Allah

اس کتاب کی اشاعت اول ۲۰۱۱ء میں ہوئی اور اسے ’پیراماؤنٹ پرنٹرز حیدرآباد‘ نے شائع کیا۔ یہ کتاب ۳۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور انگریزی کے مترجم پروفیسر ڈاکٹر عبدالخالق ہیں۔

جناب عبدالستار غوری صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام کے لیے جس الفت و محبت کے جذبے سے ان کتب کو تالیف کیا، دعا ہے کہ آخرت میں بھی یہ ان کے لیے فلاح و کامرانی کا مژدہ بنیں۔ آخری ایام

میں وہ اکثر اپنی سقیم الحالی کی شکایت کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ بڑھاپے کی آزمائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اپنے پاس بلا لے تو اچھا ہے، اور پھر ۲۲ اپریل ۲۰۱۴ء کی وہ صبح ہمارے لیے نہایت تکلیف دہ ثابت ہوئی جس میں ہمیں ان کی وفات کی خبر ملی۔ ان کے لیے ہر آنکھ نم ہے، ہر دل افسردہ و غمگین ہے اور ہر طبیعت پریشان ہے، مگر سوائے اظہار تأسف اور دعا کے کچھ اختیار میں نہیں۔ وفات کے وقت ان کے چہرے پر وہی تبسم تھا جسے میں نے اپنے استاذ گرامی جناب سید محمد اجمل گیلانی رحمہ اللہ کے چہرے پر دیکھا تھا:

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

”...پچھلے قریباً ڈیڑھ ہزار سال سے دنیا بھر کی مساجد میں روزانہ پانچ مرتبہ محمد رسول اللہ ﷺ کا نام آواز بلند گونجتا ہے۔ کروڑوں لوگ روزانہ آپ پر ربوں کھربوں درود و سلام بھیجتے ہیں۔ روضہ رسول پر جہاں دنیا بھر کی مختلف قوموں کے لاکھوں لوگ روزانہ حاضری دیتے ہیں، یہ منظر دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ ایک روح پرور اور ایمان افروز نظارہ پیش کرتا ہے۔ دنیا میں کسی اور ذات کے سلسلے میں یہ بات صادق نہیں آتی۔“

(محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بائبل کی چند پیشین گوئیاں، عبدالستار غوری ۱۴۸)